بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے)

15 Stanley Avenue, Wembley , UK , HA0 4JQ

امام اور ناظم 020 8903 2689 — صدر 020 8524 8212

سیکریٹری 01753 692654 — دارالکتب 01753 675182

email: AAII@saziz.globalnet.com — Fax: 0870 131 9340

بلیٹن اپریل ۲۰۰۵ء

اپریل میٹنگ

جائے وقوع:۔ دارالسلام

تاریخ:۔ ۲ جنوری ۲۰۰۵ء

وقتِ:۔۳ بجے سہ پہر

مقرر:۔ شاہد عزیز

باقاعدہ سرگرمیاں

درسِ قرآن / حدیث: جمعہ شام ۲:۳۰ بجے

میٹنگ منتظمہ: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۲ بجے

ماہوار اجلاس: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۳ بجے

فہرست مضامین

اخبارِ احمدیہ	صفحہ ۱
حوادث از حضرت مسیح موعود	صفحہ ۲
حضرت سید اسد اللہ شاہ صاحب	صفحہ ۲

اخبارِ احمدیہ

حضرت امیرِ جماعت، ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا، جماعتہائے انگلستان اور امریکہ کا دورہ کرنے والے ہے۔ امریکہ جاتے ہوئے وہ ۴ اپریل بروز پیر صبح ۹:۰۰ بجے لندن ہیتھرو ائیر پورٹ پہنچیں گئے اور ۷ اپریل بروز جمعرات صبح ۱۱:۰۰ کیلیفورنیا تشریف لے جائیں گے۔
واپسی پر حضرت امیر ۲۰ اپریل بروز بدھ صبح ۱۰:۳۰ لندن ہیتھرو پہنچیں گے اور ۵ مئی کو صبح ۰۹۵۵ واپس پاکستان تشریف لے جائیں گے۔

ممبران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے امیر کو خوش آمدید اور خدا حافظ کہنے کے لئے ائیر پورٹ پر موجود ہوں۔

جلسہ ووکنگ

محترم اظہر الدین احمد صاحب نے کمال مہربانی سے ووکنگ میں حضرت امیر کے لئے ایک جلسے اور میٹنگ کا انتظام کیا ہے۔ تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

جائے وقوع:

Woodham and New Haw Community Centre,
Woodham Lane
New Haw

تاریخ: ۲۳ اپریل ۲۰۰۵ء

وقت: ۲:۴۵ بعد از دو پہر

جلسے سے حضرت امیر خطاب فرمائیں گے اور بعد میں جماعت ووکنگ کی طرف سے حاضرین کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا جائے گا۔
درخواست ہے کہ آپ خود بھی آئیں اور اپنے غیر از جماعت دوست و احباب کو بھی ساتھ لائیں۔

جلسہ ویمبلے

جماعت احمدیہ لاہور (یو کے برانچ) کی باقاعدہ ماہوار میٹنگ سے بھی حضرت امیر خطاب فرمائیں گے۔ تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

جائے وقوع:

Dar us Salaam
15 Stanley Ave
Wembley

تاریخ: ۱ مئی ۲۰۰۵ء

وقت: ۳ بجے بعد از دو پہر

موضوع: اسوہ حسنہ حضرت نبی کریم ﷺ

جلسے کے بعد حاضرین کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا جائے گا۔ ممبران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے دوستوں کو ساتھ لاکر جماعت کے متعلق اُن کی غلط فہمیاں خود حضرت امیر سے دور کروائیں۔ جلسے کے بعد عصرانہ پیش کیا جائے گا۔

ارشادات مجدّد ز ماں صد چہار دہم

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئینگے شدّت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ توبہ کریں گے اور گناہوں سے دست کش ہو جائیں گے۔ خدا ان پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے۔ کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے۔ اور اُن راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں اُن کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔ اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خُدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہو گا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں سو راستباز بنو! اور تقویٰ اختیار کرو! تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اُس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھلاوے۔ اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہتا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ترجمہ: ''اللہ نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ وہ اور اس کا رسول غالب آئیں گے''۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

(انتخاب از کتاب الوصیت صفحہ نمبر ۳)

یادِ رفتگان

سید اسد اللہ شاہ صاحب مرحوم و مغفور

ابتدائی حالات:

محترم سید اسد اللہ شاہ صاحب جو جماعت احمدیہ کے ان بزرگوں میں سے تھے، جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف فرمایا تھا، ۱۳/اپریل ۱۸۷۰ء کو ضلع سیالکوٹ کے موضع تنبوشاہ کے ایسے گھرانے میں پیدا ہوئے جو ضلع بھر میں تعلیم و تدریس کے لئے مشہور تھا۔ شاہ صاحب کا حسب نسب سید حسینی ہے ان کے جد امجد حسین نامی غزنوی خاندان کے بادشاہوں کے ساتھ وارد پنجاب ہوئے تھے، آپ کے والد سید برکت علی شاہ ایک سکول ماسٹر تھے، ان کا شمار بھی بڑے عالموں میں ہوتا

تھا اور دادا سید فاضل شاہ تو مانے ہوئے عالم تھے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ناساز گار حالات میں بھی تعلیم جاری رکھی، آپ ابھی سات سال کے تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا، مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری اور اپنی تعلیم جاری رکھی، آپ کی عمر ابھی دس سال کی تھی کہ قرآن کریم پڑھ لیا، ذہانت کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ آپ نے پرائمری و مڈل دونوں جماعتوں میں وظائف حاصل کئے آپ نے یہ دونوں امتحان قلعہ سوبھا سنگھ سے پاس کئے، میٹرک کا امتحان گورداسپور ہائی سکول سے دیا، سب کو توقع تھی، کہ وہ پرائمری اور مڈل کی طرح اس امتحان میں بھی وظیفہ حاصل کر لینگے، مگر شومئی قسمت آپ امتحان کے دنوں میں بیمار ہو گئے، بیماری کی حالت میں ہی امتحان دیا پاس تو اچھے نمبروں سے ہو گئے مگر وظیفہ حاصل نہ کر سکے، اور شاید اسی وجہ سے آگے تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد نارووال میں سکول ماسٹر مقرر ہوئے، پھر عرصہ تین سال کے بعد محکمہ مال میں قانون گو ہو گئے۔ یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے، ملازمت کے سلسلے میں سابق پنجاب کے مختلف علاقوں میں رہے اور ہر جگہ اپنے حسنِ اخلاق سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

سلسلہ میں شمولیت:

اپنے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ''کہ ۱۸۹۹ء کا واقعہ ہے جبکہ میں مڈل کا امتحان پاس کر چکا تھا اس وقت میری ملاقات ایک صاحب چوہدری نبی بخش صاحب سے ہوئی، جو کہ پولیس میں سارجنٹ تھے، اور قلعہ سوبھا سنگھ میں رہتے تھے۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب آئینہ کمالات اسلام مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب پڑھنے کو دی، جس سے میرے دل پر اچھا اثر ہوا۔ ان دنوں میں نماز تہجد بھی پڑھا کرتا تھا، اور بیس رکعت علاوہ وتر کے پڑھتا تھا، اور ہر رکعت میں پوری سورہ یٰسین پڑھتا تھا، اور مجھے کشوف بھی ہوتے تھے، اس کتاب کے پڑھنے کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، کہ اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو مجھے ان کے مسلک پر چلنے کی توفیق دے، اگر نہیں تو اس سے محفوظ رکھ، تو مجھے آواز آئی ۔ ترجمہ: ''یعنے میری روشن حجت کو اختیار کر لو''۔ چنانچہ میں نے کارڈ لکھ کر حضرت صاحب کی بیعت کر لی، اغلباً مئی ۱۹۰۰ء میں قادیان گیا۔ اور وہاں حضرت صاحب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تجدید بیعت کی، نمازوں کے بعد مجلس میں شریک ہوتا تھا حضرت صاحب سے بات چیت ہوتی تھی، مگر میں سوال نہیں کیا کرتا تھا، کیونکہ اس الہام نے میرے تمام شکوک و شبہات وغیرہ دور کر دیئے تھے، سیر کے لئے حضرت صاحب کے ساتھ بہت سے لوگ جاتے تھے مگر چونکہ مجھے گردوغبار سے تکلیف ہو جاتی تھی، اس لئے میں نہ جاتا تھا اور بزرگان سلسلہ مولوی نورالدین، مولوی عبدالکریم صاحب وغیرہ سے ملاقات ہوتی رہتی تھی، کوئی بیس بائیس دن میں رہا اس کے بعد چلا آیا، مارچ ۱۹۰۸ء میں گرداوار اور قانونگو ہو کر گورداسپور چلا گیا اور قادیان آتا جاتا رہتا تھا، مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بہت مہربان تھے، قادیان میں میری شہرت ہو گئی کہ ملہم و صاحب کشف ہیں اس لئے لوگ میری قدر کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات:

جب حضرت مسیح موعودؑ کا انتقال ہوا ہے تو اس وقت میں مہیس ڈوگر جو قادیان سے چھ سات میل دور ہے، وہاں پیمائش کر رہا تھا، ایک شخص نے مجھ سے کہا ''آخر انگریز نے مرزا کو مروا ہی دیا۔'' میں نے اسے طنزیہ مذاق ہی سمجھا اور کہا ''انگریز بھی مرزا کو مرواتے رہے اور تم لوگ بھی مرواتے رہے مگر مرزا برابر دندناتا ہی رہا'' اس پر اس شخص نے کہا نہیں جی میں قادیان سے آ رہا ہوں اور میں نے لوگوں کو مرزا صاحب کی لاش دفناتے دیکھا ہے، یہ سن کر میں گھوڑی پر سوار ہو کر قادیاں گیا۔ اس وقت شام ہو چکی تھی، اور مولوی نورالدین صاحب کی لوگ بیعت کر چکے تھے، یہ ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کا دن تھا۔ میں جنون زدہ حضرت کی قبر پر جانا چاہتا تھا، مگر ڈھاب کی ناہموار اور خشک سطح کی وجہ سے اس وقت نہ جا سکا۔ اس کے بعد میرے دل میں خیال گذرا کہ مولوی نورالدین کے بعد کون خلیفہ ہو گا تو مجھے آواز آئی ''بشیرالدین محمود احمد پھر اآوندے ہی مرتد ہو جائے گا'' پھر میں کہتا ہوں کہ اس کے بعد کون ہو گا تو نہایت لمبی اور سریلی آواز آئی ''صادق'' مولوی نورالدین کی بیعت کرنی میں نے مناسب نہ سمجھی، مولوی نورالدین کی وفات پر میں چپ رہا میاں محمود احمد صاحب کی عزت میں صرف پیر کا بیٹا ہونے کی وجہ سے کرتا ہوں ورنہ ان کے عقائد جو ہیں سو ہیں حضرت مولوی محمد علی صاحب کے متعلق میں نے توجہ کی تھی تو مجھے آواز آئی ترجمہ ''اس میں اللہ کی نشانی ہے''

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے ملاقات اور رفاقت:۔

۱۹۰۴ء کے آخر میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی، جبکہ میں پنڈی گھیپ میں کام سیکھتا تھا۔ ۱۹۰۷ء میں زیادہ وقت ڈاکٹر صاحب کی صحبت میں گزرا۔ ستمبر ۱۹۰۷ء میں تبدیل ہو کر بھیرہ چلا گیا، اس کے بعد ڈاکٹر صاحب بھیرہ میں لگ گئے اور ملاقات کا سلسلہ جاری رہا، اور جو محبت اور دلی دوستی ہم دونوں میں تھی وہ آخری دم تک جاری رہی۔''

زندگی کے آخری ایام اور وفات:

یہ تو شاہ صاحب کے اپنے بیان کردہ حالات ہیں، جو میاں ممتاز احمد فاروقی مرحوم نے قلمبند کر کے ''روح اسلام'' میں شائع کئے، تقسیم ملک کے بعد شاہ صاحب لاہور میں قلعہ گجر سنگھ میں مقیم ہو گئے، ۲۲ جنوری ۱۹۵۷ء آپ کی طبیعت یکا یک خراب ہو گئی، اور گھبراہٹ بڑھنے لگی، آپ تین ہفتے پہلے ہی سے فرمانے لگے تھے، کہ میرا وقت بہت قریب ہے۔ اکثر دن اور تاریخ پوچھا کرتے تھے۔ آخر ۱۴ر فروری کو بروز جمعرات صبح دس بجے اچانک کھانسی آ گئی، گو دوا دینے کے بعد طبیعت ذرا سنبھل گئی، مگر شاید یہ آخری سنبھالا تھا، اس سنبھالے میں آپ نے نماز عصر ادا کی اور آخر وقت تک باتیں کرتے رہے، اور سات بجکر دو منٹ پر اس جہان فانی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ آپ احمدیہ قبرستان واقعہ میانی صاحب لاہور میں مدفون ہوئے۔

حقِّ مہر ایک دینی اور سماجی مسئلہ

حق مہر: خاوند پر لازم ہے کہ مہر جو بھی مقرر ہو وہ عورت کو ادا کرے۔ مرد کو یہ حق خوش دلی سے ادا کرنا چاہیئے۔ بیوی کا یہ حق ہے کہ وہ مہر وصول کرے۔ ارشاد الٰہی ہے:

''اور عورتوں کے مہر خوشی خوشی ادا کر دیا کرو۔''

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: جن شرطوں کو تم پورا کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ ضروری اس کو پورا کرنا ہے جس وجہ سے تم نے عورتوں کے ناموس کو اپنے لیے حلال کیا ہے (بخاری)

یہ بیوی کا حق ہے۔ اور یہ حق کسی دنیاوی قانون سے نہیں بلکہ زندگی وموت کے خالق و مالک اللہ نے بیوی کو عطا کیا ہے۔ مہر کی ادائیگی مرد کا اوّلین فرض ہے۔ اور یہ فریضہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

کوئی شخص حق مہر کی ادائیگی میں بدنیتی کا مظاہرہ کرتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق:۔

''جس نے رقم مہر کے عوض کسی خاتون سے نکاح کیا اور نیّت یہ رکھی کہ وہ ادا نہ کرے گا، تو وہ شخص زانی ہے''

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

''اور عورتوں کے مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو''

حق مہر کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ رقم کا تعین قرآن کریم یا حدیث رسول مقبول ﷺ میں نہیں کیا گیا۔ خود نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کو حق مہر کے طور پر مختلف رقوم ادا کیں۔ ام حبیبہؓ بنت ابوسفیانؓ کو ۴ ہزار درہم، اور باقی بیویوں کو ۵ سو درہم ادا کیے۔ (ابوداؤد: ۱۲:۲۸) آپؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ کا حق مہر ۴ سو درہم ادا ہوا۔

مہر کی رقم شادی کے موقع پر بیوی کو ادا کی جانی چاہیئے۔ اگر اس وقت ممکن نہ ہو۔ تو جلد از جلد ادائیگی ضروری ہے۔

جو لوگ مہر کی بڑی بڑی رقمیں تو مقرر کر دیتے ہیں۔ لیکن ادائیگی عمر بھر نہیں کرتے وہ حقیقت میں مقروض مرتے ہیں۔ اللہ کے ہاں اس کی باز پرس ہوگی۔

بعض لوگ صاحب حیثیت ہوتے ہوئے معمولی مہر باندھتے ہیں وہ بہانہ شرعی مہر کا بناتے ہیں یہ طرزِ عمل درست نہیں۔

مہر کی رقم خاوند حق طلاق پر قدغن کے طور پر بہت بڑی مقرر کی جاتی ہے۔ اس طریق یقین کا کوئی جواز نہ اسلام میں پیش ہے۔

مہر میں مبالغہ کرنا یا بخل کرنا اور مرد کی حیثیت مالی سے زیادہ مہر باندھنا ناروا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ہر شخص کو اپنی مالی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کرنا چاہیئے۔ عام طور پر مرد کی سالانہ آمدن کے مطابق ایک سال کی آمدن کو حق مہر کے لئے مناسب قرار دیا جاتا ہے۔

حق مہر کی رقم باہمی رضامندی سے شادی کے بعد کم یا زیادہ کی جاسکتی ہے۔

ادائیگی کے اعتبار سے مہر کی قسمیں:

۱۔ معجّل: اس مہر کو کہتے ہیں جو نکاح کے وقت نقد ادا کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ مؤجّل اس مہر کو کہتے ہیں جو کچھ مدت کے بعد یا دوران مقررہ مدت ادا کر دیا جاتا ہے۔

آج کل مہر مؤجّل کا مفہوم یہ کر دیا گیا ہے کہ نکاح کے وقت ہزاروں لاکھوں کی دستاویزات یہ سمجھ کر لکھ دی جاتی ہیں کہ ''کون دیتا ہے کون لیتا ہے''

گویا ابتداء ہی سے حق مہر ادا کرنے کی نیت نہیں ہوتی۔ حالانکہ اس نیّت کے ساتھ جو نکاح کیا جائے وہ نکاح فاسد ہوتا ہے۔

حقیقی مہر مؤجّل وہ ہے جس میں واضح طور پر مدت کا تعین کیا گیا ہو کہ مرد اتنی مدت میں اسے ادا کر دے گا۔

۳۔ حق مہر عندالطلب: جس مہر کی قرارداد میں مدت کا تعین نہ ہو وہ عندالطلب (یعنی بیوی جب طلب کرے) کی حیثیت رکھتا ہے۔

مہر واجب الادا ہے:

اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کے نزدیک عورت کو مہر ادا کرنا فرض ہے۔ یہ عورت کا حق ہے اور اسی کی ملکیت ہے اور مرد پر فرض ہے۔ عورت سے مہر کی رقم چھین لینا گناہ ہے یہ حق نہ اس کے والدین کو حاصل ہے نہ خاوند کو۔ نقد ادا کرنا بہت بہتر ہے۔

مہر مثل: دلہن کے خاندان کی خواتین کے مہر کو بھی بطور مثال/اونچائی پیش نظر رکھ کر مہر مقرر کیا جاتا ہے۔ اسے مہر مثل کہتے ہیں۔

نان ونفقہ: بیوی کا یہ حق ہے کہ شوہر اس کی ضروریات زندگی پوری کرے۔ جو خاوند لازماً مہیا کرے گا۔

قرآن کریم (البقرہ: ۲۳۶) میں تاکید ہے

''مالدار پر اس کی استطاعت کے مطابق اور مفلس پر اس کی استطاعت کے مطابق نان نفقہ ہے''

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے

''انسانی اعمال کے پلڑے میں جو چیز سب سے پہلے رکھی جائے گی وہ اس کا اپنے کنبہ پر کیا ہوا خرچ ہے'' (مسلم)

قانونی حق سے مراد: حکومت پاکستان کے عدلیہ نظام کے حوالہ سے جاری اور حاصل قانونی حقوق۔

شرعی حقوق سے مراد: قرآن و سنت کے احکامات (فقہ حنفی کی پیروی میں)